اسلامی تجارت

تالیف

فضیلۃ الشیخ ابو نعمان بشیر احمد حفظہ اللہ

مکتبہ اسلامیہ

اسلامی تجارت
اعداد
فضیلۃ الشیخ ابو نعمان بشیر احمد حفظہ اللہ
فضیلۃ الشیخ مقبول احمد حفظہ اللہ
مکتبہ اسلامیہ

کتاب ---------------- اسلامی تجارت

اعداد ---------- فضیلۃ الشیخ ابو نعمان بشیر احمد حفظہ اللہ
فضیلۃ الشیخ مقبول احمد حفظہ اللہ

ناشر ---------------- محمد سرور عاصم

کمپوزنگ/ڈیزائننگ ---------- مکتبہ اسلامیہ پرنٹرز

اشاعت ---------------- مارچ 2008ء

قیمت ----------------

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلامیہ

لاہور بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 042-7244973

فیصل آباد بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فون: 041-2631204

فہرست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَيُّوْمُ السَّمٰواتِ وَالْأَرْضِيْنَ مُدَبِّرُ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ بَاعِثُ الرُّسُلِ. صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَبَعْدُ!

فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ:

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِىٓ أَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ﴾ [۷/الاعراف:۳۲]

''آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے اسباب زینت کو جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے؟''

اسلام ایک دین فطرت ہے جس میں انسانی طبائع کو سامنے رکھتے ہوئے تعلیمات دی گئی ہیں، مذکورہ آیت مبارکہ میں اسبابِ زینت اور طیب و پاکیزہ چیزوں کو خواہ مخواہ حرام کر لینے کی مذمت ہے، ان چیزوں کا حصول انسانی معیشت پر مبنی ہے اور معیشت تجارت سے پروان چڑھتی ہے لہٰذا اگر تجارت جائز اور حلال طریقہ سے ہو گی تو اس کمائی کے عوض اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزیں حاصل کرنے میں کوئی قباحت نہ ہو گی اس شرط کے ساتھ کہ اعتدال کی راہ بھی نہ چھوٹے اور اسراف سے دامن آلودہ بھی نہ ہو اور عمومی نظر میں کہا جا سکتا ہے کہ اسلام تین چیزوں کا مجموعہ ہے یعنی اعتقادات' عبادات اور معاملات۔

پہلی دو چیزوں کے صحیح ہونے کا پرتو انسان کے معاملات میں نظر آتا ہے،

معاملات میں تجارت اور لین دین بہت اہم ہیں کیونکہ ان پر رزق کے حلال اور حرام کا دارومدار ہے اگر خدانخواستہ رزق حرام ذرائع سے حاصل کیا ہوگا تو پھر اس رزق سے پرورش پانے والے جسم کی کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہ ہوگی موجودہ دور میں جبکہ مال حاصل کرنے کی ایک دوڑ لگی ہوئی ہے سرمایہ دار اور مزدور میں باہم ٹھنی ہوئی ہے، ہر شخص دوسرے کی جیب کاٹ کر اپنی تجوری بھرنے کی فکر میں ہے، بڑی بڑی کمپنیاں، ادارے اور بینک لوگوں کے لئے قرعہ اندازی، لاٹری، انعامی اسکیم اور قرض جیسے خوشنما جال پھیلائے بیٹھے ہیں۔

بازاروں میں مصروف تاجر لوگوں کی اکثریت کے کاروبار جھوٹ، دھوکہ فریب اور غلط بیانی پرمبنی ہیں۔ ماپ تول میں کمی وبیشی عام ہے اللہ کا حکم۔﴿ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ ﴾ [٦/الانعام:١٥٢] ماپ تول پورا کرنے کا بھلائے بیٹھے ہیں، بغیر جھوٹ کے تجارت کرنا ناممکن سمجھی جارہی ہے، معاملات میں سچ بولنا کس قدر ضروری ہے رسول اللہ ﷺ کے فرامین سے واضح ہوتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ عیب دار چیز بغیر عیب بتلائے اپنے بھائی کو فروخت کرے۔'' [مسند احمد]

''جو شخص عیب دار چیز کو بغیر بتلائے بیچ دے گا وہ اللہ کی ناراضگی میں ہمیشہ رہے گا یا فرشتے ہمیشہ اس پر لعنت بھیجتے رہیں گے۔'' [ابن ماجہ]

ان فرامین پر غور کریں اور ہمارے ہاں جو کاروبار ہیں ان کا موازنہ کریں تو پتہ چلے گا کہ اکثریت شریعت کے مخالف چل رہی ہے اسلام کچھ بتلاتا ہے اور ہم کچھ کر رہے ہیں اگر کوئی تاجر سچائی اختیار کرتا ہے تو اس کا بہت عظیم مرتبہ ہے۔ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلتَّاجِرُ الصُّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ))

[ترمذی]

''امانت دار اور سچے تاجر کو نبیوں صدیقوں اور شہیدوں کی رفاقت نصیب ہو گی۔''

بہت سے لوگوں کو یہ فکر ہی نہیں کہ مال کس ذریعے سے آ رہا ہے، انداز تجارت حلال ہے یا حرام مگر کچھ لوگ یہ فکر تو رکھتے ہیں لیکن انہیں جائز و ناجائز تجارت کا علم ہی نہیں۔ زیر نظر کتابچہ میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ خرید و فروخت کی وہ صورتیں جن سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے یا وہ جن کی آپ ﷺ نے اجازت فرمائی ہیں ان کے لئے استعمال ہونے والی مخصوص اصطلاحات مختصر تشریح کے ساتھ جمع کر دی گئیں ہیں تاکہ خاص و عام اس سے مستفید ہو سکیں۔ اسلوب نگارش سادہ سلیس اور عام فہم ہے۔ اللہ تعالیٰ فاضل بھائی شیخ ابو نعمان بشیر احمد مدرس مرکز الدعوۃ السّلفیہ ستیانہ بنگلہ (فیصل آباد) حفظہ اللہ اور ان کے معاون و شیخ مقبول احمد حفظہ اللہ تعالیٰ کی اس مبارک کوشش کو شرف قبولیت بخشے۔ (آمین)

ابو اسامہ محمد طاہر آصف

رجب ۱۴۲۳ ھجری

بیوع کے احکام

بیع وتجارت کا حکم:

قرآن وحدیث سے بیع (خرید وفروخت) کا جائز ہونا ثابت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ [۱۲/البقرہ:۲۷۵]

"اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔"

اسی طرح رسول اکرم ﷺ سے بھی قولاً وعملاً بیع کی مشروعیت ثابت ہے رسول معظم ﷺ نے خرید وفروخت کی اور فرمایا:

((اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا)) [صحیح بخاری ومسلم]

"خرید وفروخت کرنے والے دونوں کو جب تک جدا نہ ہوں (سودا منسوخ کرنے کا) اختیار ہے۔"

بیع وتجارت کی حکمت:

بیع کی مشروعیت میں یہ حکمت مدنظر رکھی گئی ہے کہ انسانی ضروریات زندگی کسی کو نقصان پہنچائے بغیر پوری ہوتی رہیں۔

بیع کے ارکان:

بیع کے مندرجہ ذیل ارکان ہیں۔

① بائع (بیچنے والا)

بائع کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس چیز کا مالک ہو یا مالک کی طرف سے اجازت

حاصل ہو اور بیع کی معاملات کی سمجھ رکھتا ہو۔

② مشتری (خریدنے والا)

اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کم عقل یا نابالغ نہ ہو بلکہ سودا لینے دینے کی استعداد رکھتا ہو۔

③ مبیع (بیع والی چیز)

مبیع چیز کے لئے ضروری ہے کہ وہ جائز اور پاک ہو اور متعین و معلوم ہو۔

④ الفاظ عقد

بائع اور مشتری کی طرف سے ایجاب و قبول ہو۔ مثلاً ایک شخص کہے کہ مجھے فلاں چیز بیچ دے اور بائع کہے کہ میں نے وہ چیز تجھے بیچ دی ہے۔ بعض اوقات بالفعل بھی عقد ہو جاتا ہے مثلاً ایک کہتا ہے کہ مجھے یہ کپڑا بیچ دے اور دوسرا اسے کپڑا دے دیتا ہے۔

⑤ باہمی رضامندی

فریقین کی باہمی رضا کے بغیر کوئی بیع صحیح نہیں اس لئے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّمَا الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ)) [سنن ابن ماجہ بسند حسن]

''بیع باہمی رضامندی کی بنیاد پر ہی درست ہے۔''

1 جائز شروط:

مندرجہ ذیل شرطیں بیع میں لگانا جائز ہیں۔

(الف) بیع میں کسی وصف کی شرط لگانا جائز ہے۔ مثلاً کتاب خریدتے وقت کہنا کہ میں اعلیٰ کاغذ والی کتاب لوں گا۔

(ب) مبیع چیز سے خاص فائدہ حاصل کرنے کی شرط لگانا۔ مثلاً یہ جانور بیچتا ہوں لیکن فلاں جگہ تک سواری کروں گا۔ جیسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ پر سوار ہونے کی شرط لگائی تھی۔ [صحیح بخاری و مسلم]

2 ناجائز شروط

مندرجہ ذیل شرطیں بیع میں لگانا ممنوع ہیں۔

(الف) ایک بیع میں دو شرطیں لگانا منع ہے۔ مثلاً یہ کپڑا اس شرط پر خریدتا ہوں کہ رنگا کر اور سلا کر دینا ہو گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ)) [سنن ابی داؤد، جامع ترمذی]

''ایک بیع میں دو شرطیں (لگانا جائز) نہیں۔''

(ب) بیع کے ساتھ قرض کی شرط لگانا کہ پہلے قرض دو پھر سودا کروں گا، جائز نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ)) [سنن ابی داؤد، جامع ترمذی]

’’قرض اور بیع اور ایک بیع میں دو شرطیں لگانا جائز نہیں ہے۔‘‘

(ج) باطل اور لغو شرط لگانا جائز نہیں، مثلاً بیع میں شرط لگانا کہ تجھے خسارہ نہیں ہو گا یا ایسی شرط لگانا جس سے ’’بیع‘‘ کا مقصد فوت ہو جائے مثلاً گاڑی بیچنے والا کہے: مشتری اسے آگے فروخت نہیں کرے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطاً لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ)) [بخاری ومسلم]

’’جو ایسی شرطیں لگائے جو اللہ کی کتاب میں نہیں، وہ باطل ہیں، اگر چہ سو شرطیں ہوں۔‘‘

❶ بیع خیار

وہ بیع جس میں بائع یا مشتری کو بیع فسخ کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

① جب تک بائع و مشتری مجلس بیع میں حاضر ہوں اور جدا نہ ہوں تو دونوں میں سے ہر ایک کو بیع فسخ کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا)) [بخاری ومسلم]

''خرید و فروخت کرنے والوں کو جدا ہونے سے پہلے تک (سودا فسخ کرنے کا) اختیار ہے۔''

② خرید و فروخت کرنے والے دونوں میں سے کوئی مدت متعین تک اختیار کی شرط کرلے، تو اس مدت تک بیع فسخ کرنے کا اختیار ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی شُرُوْطِهِمْ)) [سنن ابی داود]

''مسلمان اپنی طے شدہ شرطوں کے پابند ہوتے ہیں۔''

③ مالک چیز کا عیب واضح نہ کرے اور قیمت پوری وصول کرلے تو خریدار کو عیب کا علم ہونے پر سودا واپس کرنے کا اختیار ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ بَاعَ مِنْ اَخِيهِ بَيْعًا فِيهِ عَيْبٌ اِلَّا بَيَّنَهُ لَهُ))[مسند احمد، ابن ماجۃ]

''کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ عیب دار چیز بغیر بتلائے اپنے بھائی کو فروخت کرے۔''

2 بیع سلم (سلف)

مستقبل میں کسی سامان کی مقررہ مقدار کی ادائیگی پر طے شدہ رقم پیشگی وصول کرنا سلم یا سلف کہلاتا ہے۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ اس سامان کی نوعیت، مقدار، بھاؤ، اور تاریخ ادائیگی معلوم ہو اور اس کا شمار جائز بیوع میں ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُوْنَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ ،فَقَالَ:((مَنْ سَلَّفَ فِيْ ثَمَرٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ(وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ) اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ)) [صحیح بخاری]

جب رسول ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اس وقت لوگ میوہ جات میں ایک یا دو سال کی میعاد پر سلم کیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی پھلوں میں سلم کرے اسے چاہیے کہ معین ماپ اور مقررہ وزن کے حساب سے کرے (ایک روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یوں وارد ہے کہ) میعاد مقرر کر کے بیع کرے۔''

بیع سلم کی شرائط:

① قیمت نقد ہو البتہ سودی چیز اپنی مثل کے ساتھ ادھار پر فروخت کرنا جائز نہیں۔

② مبیع چیز کی جنس، نوع اور مقدار معلوم ہو، تاکہ بعد میں فریقین کے درمیان کسی قسم کا جھگڑا واقع نہ ہو۔

③ وقت ادائیگی معلوم ہو اور واضح طور پر اس کا تعین کر دیا جائے مثلاً ایک ماہ یا ایک سال وغیرہ۔

④ قیمت اسی مجلس میں بائع وصول کرے تاکہ ادھار کی بیع ادھار کے ساتھ نہ ہو جائے جو شرعاً ممنوع ہے۔

نوٹ: ان شرائط کی دلیل مذکورہ فرمان رسول ﷺ میں موجود ہے۔

3 مضاربت:

ایک آدمی سرمایہ دے اور دوسرا کاروبار کرے اور منافع آپس میں طے شدہ تناسب سے تقسیم کریں تو اسے ''بیع مضاربت یا قراض'' کہتے ہیں۔ اس کے جواز پر صحابہ کرام اور ائمہ دین کا اجماع ہے لیکن اس کے لئے شرط ہے کہ رأس المال، کاروبار کی نوعیت اور منافع کی تقسیم معلوم و متعین ہو نیز رأس المال میں خسارہ واقعہ ہو جائے تو وہ مالک کے ذمے ہوگا کیونکہ کام کرنے والے کی محنت کا ضائع ہو جانا اس کے لئے کافی ہے۔

4 بیع صرف:

نقدی (کرنسی) کا آپس میں تبادلہ کرنا ''بیع صرف'' کہلاتی ہے۔ مثلاً سونے کے دینار دے کر چاندی کے درہم لینا، یا سعودی ریال دے کر پاکستانی روپے لینا۔

اس کے جائز ہونے کی شرط یہ ہے کہ فریقین نقد تبادلہ کریں۔ کسی طرف سے ادھار نہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ))[متفق علیہ]

''سونا چاندی کے ساتھ جس طرح چاہیں فروخت کریں جب معاملہ نقد و نقد ہو۔''

5 شراکت کی بیع:

دو یا دو سے زیادہ اشخاص مشترکہ طور پر کسی کاروبار میں رقم لگائیں اور نفع ونقصان میں اپنی رقم کے تناسب سے شریک ہوں تو یہ جائز ہے بشرطیکہ تمام حصہ داروں کی رقم، کاروبار کی نوعیت اور نفع ونقصان کا تناسب معلوم و متعین ہوں۔

اسی طرح دو یا دو سے زیادہ اشخاص کسی کام میں مشترکہ محنت کرنے کا معاملہ طے کر لیتے ہیں تو یہ جائز ہے بشرطیکہ کام، محنت اور نفع ونقصان کی تعیین کر لی جائے۔ مثلاً تین آدمی کسی عمارت کے بنانے کا ٹھیکہ لے لیتے ہیں اور آپس میں تمام شرطیں طے کر لیتے ہیں تو جائز ہوگا۔

اجارۃ

1 اجارۃ:

کسی شخص کو متعین مدت کے لئے مزدوری پر رکھنا یا کوئی چیز معین مدت تک کرایہ پر دینا ''اجارہ'' کہلاتا ہے۔ اس کے لئے شرط یہ ہے کہ وقت، کام کی نوعیت اور مزدوری متعین ہو۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ إِسْتِئْجَارِ الْاَجِيْرِ حَتّٰى يُبَيَّنَ لَهٗ اَجْرُهٗ)) [مسند احمد]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدور کی مزدوری متعین کیے بغیر رکھنے سے منع کیا ہے۔''

2 مزارعت:

زمین کا مالک کسی کو کاشت کے لئے زمین اس شرط پر دے کہ آمدنی آپس میں فلاں تناسب سے تقسیم کریں گے۔ اسے ''مزارعت یا بٹائی'' کہتے ہیں۔ اس کے لئے شرط یہ ہے کہ مزارعت کی مدّت، اخراجات اور آمدنی کی تقسیم معلوم و متعین ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بَشَطْرِ مَايَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ وَ ثَمَرٍ)) [صحیح البخاری]

''بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں سے یہ طے کیا کہ کھیتی اور پھلوں کی آمدنی کا آدھا حصہ ادا کریں گے۔''

اگر مزارعت میں یہ طے کیا جائے کہ فلاں رقبہ کی آمدنی میری ہوگی اور فلاں کی تیری تو یہ ناجائز ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((فَكُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلٰى هٰذِهٖ وَلَهُمْ هٰذِهٖ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ هٰذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهٖ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ)) [صحیح بخاری]

''ہم زمین بٹائی پر اس شرط پر دیا کرتے تھے کہ ہمارے لئے فلاں رقبہ کی آمدنی اور کاشتکاروں کے لئے فلاں آمدنی ہوگی تو کبھی اس رقبہ میں فصل ہوتی اور اُس میں نہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔''

3 مساقات:

باغ کا مالک کسی کو باغبانی اس شرط پر دے کہ آمدنی آپس میں فلاں تناسب سے تقسیم کریں گے۔ اسے ''مساقات'' کہتے ہیں۔

اس کے لئے شرط یہ ہے کہ باغ، مدت باغبانی، اخراجات اور آمدنی کی تقسیم معلوم و متعین ہو اور مالی کے ذمہ وہ تمام کام ہوں گے جو عرف عام میں باغوں میں کیے جاتے ہیں البتہ رقبہ پر سرکاری ٹیکس کا ذمہ دار صرف مالک ہوگا اور عشر و زکوٰۃ ہر ایک اپنی آمدن کے مطابق نکالے گا۔

ممنوع بیوع کی اقسام

1 قبضہ ہونے سے قبل فروخت کرنا:

سامان قبضہ اور ملکیت میں آنے سے پہلے فروخت کرنا جائز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① ((إِذَا اشْتَرَيْتَ شَيْئًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ)) [مسند احمد]

''جب تو کسی چیز کو خریدے تو اسے قبضہ میں آنے سے پہلے مت بیچ۔''

② ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ)) [بخاری ومسلم]

''جو غلہ خریدے، وہ مکمل وصولی سے پہلے فروخت نہ کرے۔''

2 بیع پر بیع کرنا

خرید وفروخت کرنے والے ایک سودے پر رضا مند ہو چکے ہیں تو تیسرا آدمی ان کا سودا خراب کرے تو یہ جائز نہیں۔ مثلاً ایک آدمی 100 روپے کی چیز خریدنا چاہتا تھا۔ تو کوئی دوسرا آدمی کہے کہ مجھ سے 90 روپے کی خرید لو یا مالک کو کہے کہ یہ چیز اس کی بجائے مجھے 110 روپے کی بیچ دو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ)) [بخاری ومسلم]

''تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے۔''

3 بیع نجش (بولی بڑھانا)

سودا خریدنے کا ارادہ نہ ہو صرف قیمت بڑھانے کے لئے بولی دینا جائز نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((نَهٰى رَسُوْلُ للّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ النَّجْشِ)) [بخاری ومسلم]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش کی بیع سے منع کیا ہے۔''

4 حرام اشیاء کی بیع:

کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ حرام یا حرام تک پہنچانے والی چیزوں کی خرید وفروخت کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ))

[بخاری ومسلم]

''بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع حرام قرار دی ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مردار کی چربی کے بارے میں وضاحت فرمائیے کیوں کہ اس سے کشتیوں کو طلاء کیا جاتا ہے اور چراغ جلائے جاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ (بھی) حرام ہے۔''

② آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوہے کے متعلق فرمایا جو گھی میں گر جائے:

((فَاِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهَا)) [ابوداؤد۔ احمد]

''اگر گھی جما ہوا ہو تو چوہے اور اس کے اِردگرد والے حصے کو نکال پھینکو اور اگر مائع حالت میں ہو تو اس کے قریب تک نہ جاؤ۔''

③ ((لَعَنَ اللّٰهُ الْمُصَوِّرِيْنَ)) [طبرانی]

"اللہ تعالیٰ نے تصویر بنانے والوں پر لعنت کی ہے۔"

④ ((مَنْ حَبَسَ الْعِنَبَ أَيَّامَ الْقِطَافِ حَتّٰى يَبِيْعَهَا مِنْ يَهُوْدِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَوْ مِمَّنْ يَتَّخِذُ هَا خَمْرًا، فَقَدْ تَقَحَّمَ النَّارَ عَلٰى بَصِيْرَةٍ)) [بخاری و مسلم]

"جو شخص انگوروں کو ان کی کٹائی کے ایام میں روک رکھے تاکہ یہودی، عیسائی یا ایسے شخص کو بیچے گا جو ان سے شراب بنائے تو وہ جان بوجھ کر آگ میں داخل ہوا۔"

⑤ ((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ)) [بخاری و مسلم]

"بے شک رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی خرچی اور کاہن کی شیرینی سے منع کیا ہے۔"

⑤ ایک بیع میں دو بیع:

ایک بیع میں دو بیع کرنا منع ہے۔ کیونکہ اس میں جانبین (بائع و مشتری) میں سے کسی ایک کو نقصان کا خدشہ ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے:

((إِنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ)) [مسند احمد۔ جامع ترمذی]

"آپ نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔"

اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

① نقد اور ادھار میں فرق ہو۔ اور بیع بلا تعین ہو مثلاً یہ کتاب نقد 100 روپے کی اور

ادھار ایک سو بیس 120 روپے کی۔ اور بغیر تعین کے بیع کر لی جائے۔ یا نقد اور ادھار میں فرق ہو اور مدت کے بڑھنے سے رقم بھی بڑھا دی جائے۔

② کوئی شخص کہے کہ میں تجھے یہ کتاب فروخت کرتا ہوں بشرطیکہ تو گھڑی مجھے فروخت کرے گا۔

③ پچاس روپے میں ان چیزوں میں سے ایک تجھے فروخت کرتا ہوں اور اس چیز کی تعیین کیے بغیر بیع پختہ کر لی جائے۔

6 بیع العربون:

بیعانہ ضبط کر لینے کی شرط پر بیع کرنا منع ہے۔ مثلاً بیع کے وقت 1000 روپے بیعانہ (پیشگی) دے دینا کہ چیز وصول کرتے وقت باقی ماندہ رقم ادا کروں گا۔ اور عدم وصولی کی صورت میں 1000 روپے ضبط کر لینا۔ حدیث میں مروی ہے:

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبُوْنِ)) [مؤطا امام مالک]

''رسول اللہ ﷺ نے بیعانہ کی بیع سے منع کیا ہے۔''

7 قرض کے ساتھ قرض کی بیع:

سودا اور اس کی قیمت دونوں ادھار ہوں تو جائز نہیں اسے ''بَيْعُ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ'' کہتے ہیں۔ مثلاً:

① ایک شخص دوسرے سے ادھار گھڑی لے اور وصولی سے پہلے کسی دوسرے آدمی کو ادھار قیمت پر فروخت کر دے۔

② ایک شخص نے دوسرے سے گھڑی لینی ہے اور ادائیگی کے وقت وہ گھڑی نہیں دے سکا تو وہ کہتا ہے کہ یہ گھڑی مجھے اتنی زائد رقم ادھار پر فروخت کر دے۔ یعنی ادھار

چیز کو ادھار پر بیچتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے:

((وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ)) [بیہقی، مستدرک حاکم]

"یقیناً رسول اللہ ﷺ نے قرض کے ساتھ قرض کی بیع کو منع کیا ہے۔"

8 بیع العینہ :

ایک چیز ادھار بیچ کر پھر اسی سے نقد کم قیمت پر خرید لینا جائز نہیں۔ مثلاً ایک شخص نے دوسرے کو الماری 1000 روپے کے ادھار پر فروخت کر دی پھر وہی الماری 800 روپے میں نقد خرید لی۔ اس طرح اپنی چیز بھی واپس لے لی اور 200 روپے اس کے ذمہ قرض کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا ضَنَّ النَّاسُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَتَبَايَعُوْا بِالْعِيْنَةِ وَاتَّبَعُوْا اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَتَرَكُوا الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهِمْ بَلَاءً فَلَا يَرْفَعُهُ حَتّٰى يُرَاجِعُوْا دِيْنَهُمْ)) [مسند احمد]

"جب لوگ دینار و درہم کے معاملہ میں کنجوس ہو جائیں گے "بیع عینہ" کرنا شروع کر دیں گے۔ بیلوں کی دموں کے پیچھے لگ جائیں گے اور اللہ کے رستے میں جہاد کرنا چھوڑ دیں گے تو اللہ ان پر آفتیں نازل کرے گا اور اس وقت تک ان سے دور نہیں کرے گا جب تک وہ اپنے دین میں واپس نہ آ جائیں۔"

9 دیہاتی کے مال کو شہری ذخیرہ کر کے فروخت کرے :

کوئی دیہاتی شہر میں سودا فروخت کرنے کے لئے لائے اور شہری کہے کہ میرے

پاس ذخیرہ کر دو۔ جب قلت کی وجہ سے قیمت زیادہ ہو گی تو آہستہ آہستہ فروخت کروں گا تو یہ جائز نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَایَبِعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ))
[صحیح مسلم]

''شہری کسی دیہاتی کے لئے فروخت نہ کرے، لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایک دوسرے سے رزق دیتا ہے۔''

10 منڈی پہنچنے سے پہلے تجارتی قافلے سے مال خریدنا:

منڈی و بازار پہنچنے سے پہلے تجارتی قافلہ سے جا کر مال خریدنا منع ہے کیونکہ اس سے قافلے کے تاجروں کو دھوکہ ہو سکتا ہے۔ نیز شہر کے دوسروں تاجروں اور صارفین کو محروم کرنا لازم آئے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَاتَلَقُّوا الرُّکْبَانَ وَلَا یَبِعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ)) [بخاری مسلم]

''تجارتی قافلوں کو (منڈی سے پہلے) نہ ملو اور کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے مال فروخت نہ کرے۔''

11 جمعۃ المبارک کی اذان کے بعد بیع:

جمعہ کی اذان کے بعد خرید و فروخت کرنا منع ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا

إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ﴾ [٦٢/الجمعۃ:٩]

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف جلدی سے آؤ اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔''

⑫ ذخیرہ اندوزی:

جس اناج کی عوام ضرورت مند ہو اُسے ذخیرہ کر کے رکھ لینا تا کہ قلت کی وجہ سے قیمت بڑھ جائے اسے آپ ﷺ نے ناپسند کیا ہے اور فرمایا:

((لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ)) [صحیح مسلم]

''ذخیرہ اندوزی (تو) گنہگار لوگ کرتے ہیں۔''

⑬ دھوکے والی بیوع:

جس بیع میں خریدنے یا بیچنے والے کو نقصان ہو سکتا ہو اس سے شریعت نے منع کیا ہے۔ اس کی مختلف اقسام ہیں:

① پانی میں موجود مچھلی کی بیع

پانی میں موجود مچھلی کی صورت حال کا صحیح علم نہیں ہوتا اس لئے اس کی بیع سے منع کیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَشْتَرُوا السَّمَكَ فِي الْمَآءِ فَإِنَّهُ غَرَرٌ)) [مسند احمد]

''پانی میں موجود مچھلی مت خریدو کیونکہ اس میں دھوکہ ہے۔''

② تھنوں میں دودھ کی بیع:

تھنوں میں دودھ، دودھ میں گھی اور جانور کی پیٹھ پر اون کی بیع منع ہے۔ کیونکہ

اس میں بھی دھوکہ ہوسکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُبَاعَ تَمْرٌ حَتّٰى يُطْعَمَ اَوْصُوْفٌ عَلٰى ظَهْرٍ اَوْلَبَنٌ فِيْ ضَرْعٍ اَوْسَمَنٍ فِيْ لَبَنٍ)) [بیہقی، دار قطنی]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کھانے کے قابل ہونے سے پہلے کھجور، پیٹھ پر موجود اُون، تھن میں دودھ اور دودھ میں موجود گھی کی بیع کرنے سے۔''

3 دودھ روکے ہوئے جانور کی بیع

ایک یا دو دن تک جانور کا دودھ روکے رکھنا، تا کہ گاہک زیادہ دودھ دیکھ کر زیادہ قیمت لگائے، یہ جائز نہیں ہے۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَاتُصِرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنْ اِبْتَاعَهَابَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَبِخَيْرِ النَّظْرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَحْلِبَهَااِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا، وَاِنْ سَخِطَهَارَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ)) [بخاری مسلم]

''اونٹنی اور بکری کا دودھ نہ روکو، اگر کوئی ایسا جانور خرید لیتا ہے تو دودھ دوہنے کے بعد اسے اختیار ہے کہ اپنے پاس رکھے یا واپس کر دے اور ایک صاع کھجور (یا غلہ) بھی ساتھ واپس کر دے۔''

4 نطفہ کی بیع:

نر جانور کو مادہ پر کودوانے کی قیمت وصول کرنا منع ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَسَبِ الْفَحْلِ)) [صحیح البخاری]

''رسول اللہ نے نر کے نطفے بیچنے سے منع کیا ہے۔''

5 بیع حبل الحبلۃ (حاملہ کے حمل کی بیع):

اس سے مراد جاہلی دور کی بیع ہے جس کی صورت یہ تھی۔

i) ایک آدمی دوسرے سے زیادہ قیمت پر جانور خرید لیتا اور کہتا کہ جب یہ اونٹنی بچی دے گی اور وہ بڑی ہو کر بچہ دے گی اس وقت قیمت ادا کروں گا۔ یا

ii) ایک آدمی دوسرے سے حاملہ جانور کے پیٹ میں موجود بچے کو خرید لیتا یا حاملہ کے حمل کے، حمل کو خرید لیتا۔

چونکہ ان صورتوں میں دھوکہ ہے اس لئے آپ نے منع فرما دیا۔[صحیح بخاری]

6 بیع المخاضرۃ:

پھل اور کھیتی کے پختہ ہونے اور خطرہ سے خارج ہونے سے پہلے بیع کرنا منع ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ))[صحیح بخاری]

''رسول اللہ نے بائع اور مشتری کو منع کیا ہے کہ پھلوں کی پختگی سے پہلے بیع کی جائے۔''

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ)) [جامع ترمذی]

''یقیناً نبی ﷺ نے انگوروں کو سیاہی مائل ہونے سے پہلے اور دانوں کی

پختگی سے پہلے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔''

7 بیع المحاقلہ:

کھیت میں کھڑی فصل کو اسی کی وزنی جنس سے تبادلہ کرنا منع ہے کیونکہ اس میں دھوکہ ہوسکتا ہے۔

8 بیع المزابنۃ:

درخت پر لگے پھلوں کو، اسی وزنی جنس سے تبادلہ کرنا بھی منع ہے۔

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ وَاِنْ كَانَ نَخْلاً بِتَمْرٍ كَيْلاً، وَاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلاً وَاِنْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَبِيْعَهٗ بِطَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ))

[صحیح بخاری]

''رسول اللہ ﷺ نے ''مزابنہ'' یعنی باغ کا پھل فروخت کرنے سے منع کیا ہے (وہ اس طرح کہ) اگر کھجور کا درخت ہوتو اسے خشک وزن شدہ کھجوروں کے عوض، اگر انگور کی بیل ہوتو وزن شدہ کشمش کے عوض اور اگر کھیتی ہوتو (اسی کی جنس) وزن شدہ غلہ کے عوض فروخت کرنا، ان تمام سے منع کیا ہے۔''

9 بیع استثناء:

کسی کو کوئی چیز فروخت کرنا اور اس میں سے چند غیر معین اشیاء کی استثنا کر لینا یہ صورت منع ہے۔ مثلاً پانچ درختوں کے علاوہ باغ فروخت کرنا البتہ اگر استثنا کیے ہوئے درختوں کی تعیین کر دی جائے تو تب جائز ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ والثُّنْيَاء إلَّا اَنْ تُعْلَمَ)) [ترمذی]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ، اور استثنا سے منع کیا ہے اِلاّ یہ کہ استثنا کی ہوئی اشیاء معلوم کرادی جائیں۔''

⑩ بیع العرایا:

مزابنہ کی ممنوعہ بیع میں سے ''بیع العرایا'' جائز ہے بشرطیکہ 5 وسق (20 مَن) سے زیادہ نہ ہو۔ کیونکہ یہ تجارت نہیں بلکہ غربا سے صلہ رحمی ہوتی ہے۔

عرایا کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

① باغ کے مالک نے چند کھجور کے درخت کسی غریب کو دیئے پھر پھل پکنے کے ایام میں غریب آدمی کا بار بار وہاں جانا مالک کے لئے مشکل کا باعث بنتا ہے کیونکہ اس کے اہل خانہ بھی وہاں ہوتے ہیں۔ وہ خشک کھجوریں دے کر اس سے وہ درخت خرید لے تو جائز ہے۔

② مذکورہ آدمی کا روزانہ جا کر پھل اتار کر لانا مشکل کا باعث ہو اور وہ مالک سے خشک کھجور کے عوض تبادلہ کر لے۔

③ غریب و مسکین آدمی باغ والے سے چند پودے خرید لے کہ صدقہ و خیرات کی جو کھجوریں مجھے ملیں گی وہ اتنی مقدار تجھے دوں گا۔

⑪ پھل دار درختوں کی بیع:

جب کوئی کھجور یا دوسرا درخت فروخت کرے اور کھجور کی تأبیر ہو چکی ہو اور درخت

کا پھل ظاہر ہو چکا ہو تو وہ پھل بائع کا ہوگا إلّا یہ کہ مشتری بیع کے وقت پھل لینے کی شرط کرے۔ اگر تأبیر نہیں ہوئی اور پھل ظاہر نہیں ہوا۔ تو درخت مع پھل مشتری کا ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)) [صحیح بخاری]

''جو شخص کھجور کا درخت تأبیر کے بعد فروخت کرتا ہے تو پھل بائع کا ہوگا إلّا یہ کہ مشتری شرط لگا لے۔''

⑫ بیع المخابرۃ:

زمین کو حصہ پر دینا کہ دوسرا آدمی کاشت کرے اور آمدنی کا اتنا حصہ اس کو دیا جائے گا۔ اگر یہی طریقہ باغ کے ساتھ کیا جائے تو اسے ''مساقات'' کہتے ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

① زمین کا مالک ایک مقررہ زمین کے حصہ کی آمدنی اپنے لئے خاص کر لے اور ایک حصے کی مزارع کے لئے مقرر کر دے تو یہ صورت منع ہے۔ کیونکہ اس میں جانبین میں سے کسی کو دھوکہ ہو سکتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ)) [ابوداؤد۔ احمد]

''رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنۃ اور مخابرۃ کی بیع سے منع کیا ہے''

② اگر زمین کی کل آمدنی سے ایک متعین حصہ مالک کا اور متعین حصہ مزارع کا طے

کرلیا جائے تو جائز ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَايَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ وَثَمْرٍ)) [بخاری]

''یقیناً نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے معاملہ طے کیا کہ کھیتوں اور پھلوں کی آمدنی میں سے نصف ان کے لئے ہوگی۔''

13 بیع الملامسة

یہ ''لمس'' سے ہے جس کا معنی ہاتھ لگانے کا ہے یعنی بائع مشتری کو کہے کہ یہ کپڑا ہاتھ لگا کر اگر تو نے دیکھا تو بیع پکی ہو جائیگی صرف اوپر سے دیکھ سکتا ہے۔

14 بیع المنابذة

''نبذ'' کا معنی پھینکنے کا ہے۔ یعنی ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکے اور وہ اپنا کپڑا اس کی طرف پھینک دے تو اسی پر ہی بیع پکی ہو جائے۔ ان دونوں بیوع میں دھوکہ ہوسکتا ہے اس لئے اس سے بھی منع کر دیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ))

[صحیح بخاری]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ (کی بیع) سے منع کیا ہے۔''

15 بیع الحصاة

اس کے لفظی معنی کنکری پھینکنے کی بیع ہے اور عربوں کے ہاں اس کی مختلف صورتیں تھیں۔

① بائع مشتری کو کہے کہ اتنی رقم دے کر نشانہ لگاؤ جس پر نشانہ لگے گا وہ تیری ہوگی۔

② بائع مشتری کو کہتا ہے کنکری کو پھینکو جس جگہ کنکری گرے گی وہ زمین اتنے کی فروخت کردی۔

③ بائع مشتری کو کہتا ہے کہ اتنی رقم دے کر ریوڑ پر نشانہ لگاؤ جس پر نشانہ لگے گا وہ بکری تیری ہوگی۔

④ بائع مشتری کو کہتا ہے کہ اس چیز کی رقم اتنی ہوگی جتنی میری یا تیری مٹھی میں کنکریاں آئیں گی۔

⑤ بائع مشتری کو کہتا ہے کہ اتنی رقم کے عوض اتنی چیزیں تیری ہوں گی جتنی مٹھی میں کنکریاں آئیں گی۔

⑥ بائع مٹھی میں کنکریاں لے لیتا ہے اور مشتری اس کی قیمت لگاتا جاتا ہے اور جب بائع کے داؤ میں آتا ہے تو کنکریاں پھینک دیتا، جس سے بیع پختہ ہو جاتی۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ)) [مسلم]

”رسول اللہ ﷺ نے حصاۃ اور دھو کے والی بیع سے منع کیا ہے۔“

⑯ ہم جنس اشیاء کا تبادلہ:

دو ہم جنس چیزوں کا آپس میں تبادلہ کرنا ہو تو دونوں کا نقد اور ہم وزن ہونا ضروری ہے اگر وزن میں کمی بیشی ہو یا ایک طرف نقد اور دوسری طرف ادھار ہو تو جائز نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ

بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلاً بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَداً بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ)) [مسلم]

''سونا سونے کے ساتھ، چاندی چاندی کے ساتھ، گندم گندم کے ساتھ، جو جو کے ساتھ، کھجور کھجور کے ساتھ، اور نمک نمک کے ساتھ تبادلہ میں نقد اور برابر ہونے چاہئیں۔ اگر یہ اجناس مختلف ہو جائیں تو جس طرح چاہو بیع کرو بشرطیکہ نقد و نقد معاملہ ہو۔''

اگر دو ہم جنس اشیاء جن کا تبادلہ کرنا ہو، ان کی قیمت میں اعلیٰ و ادنیٰ ہونے کی وجہ سے فرق ہو تو دونوں کو الگ الگ فروخت کرنا چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کو خیبر کا عامل بنایا۔ وہ واپسی پر اعلیٰ قسم کی کھجوریں لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا! کیا خیبر کی تمام کھجوریں اس طرح کی ہوتی ہیں اس نے عرض کی نہیں بلکہ ہم ادنیٰ قسم کی کھجوریں دو یا تین صاع دے کر اعلیٰ قسم کی ایک صاع لیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کرو بلکہ دراہم کے بدلہ بیچ دو پھر دراہم کے ساتھ اعلیٰ کھجوریں خریدو۔'' [بخاری و مسلم]

17 بیع صبرۃ:

غیر وزن شدہ ڈھیر کو اسی جنس کی وزن شدہ چیز کے ساتھ تبادلہ کرنا ناجائز ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ)) [صحیح مسلم]

”منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے اس ڈھیر کو بیچنے سے جس کا وزن معلوم نہ ہو ان کھجوروں کے ساتھ جن کا وزن معلوم ہو۔“

وکالت، رہن، ضمانت اور امانت

1 وکالت:

کوئی شخص کسی دوسرے کو اپنے کسی ایسے معاملے کا وکیل بنا دے جو شرعاً نیابت کے قابل ہو اسے ''وکالت'' کہتے ہیں۔ اس میں شرط یہ ہے کہ دونوں عاقل، بالغ اور صاحب اختیار ہوں۔

آپ ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

((إِذَا اَتَيْتَ وَكِيلِيْ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا))

[سنن ابی داؤد، دار قطنی]

''جب تو میرے وکیل کے پاس جائے تو اس سے پندرہ وسق کھجوریں لے لینا۔''

2 رہن (گروی):

قرضہ دینے والا اپنے قرضے کے تحفظ کے لئے قرض خواہ سے کوئی چیز بطور امانت اپنے پاس رکھ لے اور قرضہ کی ادائیگی کے وقت وہ چیز اسی طرح واپس کر دے اور عدم ادائیگی کی صورت میں قرض کی مقدار حصہ رکھ لے تو اسے رھن (گروی) کہتے ہیں۔ اس کے لئے شرط یہ کہ گروی چیز معلوم و متعین ہو اور قرضہ دینے والے کا اس سے فائدہ حاصل کرنا جائز نہیں اِلّا کہ جانور گروی ہو۔ اس پر خرچہ کے مطابق سواری یا دودھ کا فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلظَّهَرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يُرْكَبُ وَيُشْرَبُ النَّفَقَةُ))

[صحیح بخاری]

"گروی رکھے ہوئے جانور پر خرچہ کے عوض سواری کی جاسکتی ہے اور اس کا دودھ پیا جاسکتا ہے اور جو سواری یا دودھ (کا فائدہ) حاصل کرے گا وہ خرچہ بھی ادا کرے گا۔"

3 ضمانت:

کسی شخص پر ثابت شدہ حق کی ذمہ داری قبول کرنے کو "ضمانت" کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((اَلزَّعِيْمُ غَارِمٌ)) [سنن ابی داؤد]

"ضامن ادائیگی کرے گا۔"

اس کے جواز کی شرط یہ ہے کہ ضامن رضا مند ہو، اور ضمانت والی چیز معلوم و متعین ہو۔ نیز جس کی طرف سے ذمہ داری اٹھائی جا رہی ہے وہ اس وقت بری قرار پائے گا جب ضامن ذمہ داری پوری کر دے۔ مثلاً

اسلم نے اکرم سے 5000 روپیہ لینا تھا، تو تیسرے آدمی انور نے ضمانت دی کہ اکرم کی بجائے مجھ سے رقم لے لینا۔ اب اسلم اپنی رقم کا مطالبہ بجائے اکرم کے انور سے کرے گا البتہ انور ادائیگی نہ کرے تو پھر اکرم سے مطالبہ کیا جاسکتا ہے۔

4 امانت:

کسی کے پاس مال حفاظت کے لئے رکھ دینا تا کہ بوقت ضرورت واپس لیا

جائے اسے ''امانت'' یا ودیعت'' کہتے ہیں۔اس کے لئے شرط یہ ہے کہ دونوں عاقل بالغ ہوں اور امانت رکھنے والے کی حفاظت کے باوجود امانت ضائع ہونے کی صورت میں وہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لاَ ضَمَانَ عَلٰی مُؤْتَمَنٍ)) [دار قطنی فیہ ضعف ولکن العمل علیہ]

''جس کو امین سمجھا گیا ہے اس پر ضمان نہیں ہے۔''

مفلس اور حجر

1 مفلس:

کسی شخص پر اتنا قرض ہو جائے کہ اس کی ملکیت کی تمام اشیاء بیچ کر بھی قرض ادا نہ ہو تو اسے ''مفلس'' کہا جاتا ہے۔اس کا حکم یہ ہے کہ اس کی بنیادی ضروریات زندگی کے علاوہ تمام مال فروخت کر دیا جائے گا اور قرض خواہوں کے حصوں کے مطابق ادائیگی کی جائے گی۔

اگر کسی قرض خواہ کا سامان مفلس کے پاس بعینہٖ پایا جائے اور اس میں کوئی تبدیلی بھی نہیں ہوئی تو وہ اپنا سامان لے سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اَدْرَکَ مَتَاعَهٗ عِنْدَ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ)) [بخاری ومسلم]

''جب کوئی کسی مفلس کے پاس اپنا سامان پائے تو وہی اس کا حقدار ہے۔''

بشرطیکہ قرض خواہ نے اس مال کی قیمت میں سے کچھ بھی حاصل نہ کیا ہو اگر کچھ وصول کر چکا ہو تو پھر باقی قرض خواہوں کے برابر ہو گا۔

2 حجر (مالی تصرفات سے روکنا):

کسی کو کم سنی، کم عقلی، جنون یا زیادہ غربت کی وجہ سے تصرفات مالی سے روک دینے کو ''حجر'' کہتے ہیں۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ

رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ﴾[۴/النسآء:۶]

''اور بالغ ہونے تک یتیموں کا امتحان لو، اگر تم ان میں سوجھ بوجھ محسوس کرو تو ان کے اموال ان کو واپس کر دو۔''

﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ﴾[۴/النسآء:۵]

''اور کم عقلوں کو اپنے اموال مت دو، جن میں اللہ نے تمہارے لئے گزران زندگی بنایا ہے اور انہیں ان میں سے خوراک ولباس دو۔''

''رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ پر مالی تصرفات کی پابندی لگا دی تھی جب وہ مقروض ہو گئے تھے اور آپ نے اس کے مال میں سے تمام قرض ادا کر دیا یہاں تک کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے لئے کوئی چیز باقی نہ رہی۔'' [دارقطنی، حاکم]

عمریٰ، رقبیٰ اور ھبہ

1 عمریٰ (عمر بھر کے لئے کوئی چیز دینا)

ایک آدمی دوسرے کو کہے کہ میں یہ زمین یا مکان تمہیں عمر بھر کے لئے دیتا ہوں اس طرح عمریٰ کرنا درست ہے اور وفات کے بعد ہبہ کرنے والے کے پاس چیز آجائے گی اگر عمر بھر کی قید نہ لگائے یا کہے عمر بھر تیرے لئے' تیرے بعد تیرے ورثاء کے لئے تو دونوں صورتوں میں ہمیشہ کے لئے وہ اس کا مالک ہوگا۔ اوراس کے بعد اس کے ورثاء میں وہ تقسیم ہوگا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((إِنَّمَا الْعُمْرىٰ الَّتِىْ اَجَازَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَقُوْلَ : هِىَ لَکَ وَلِعَقِبِکَ فَاَمَّا اِذَا قَالَ : هِىَ لَکَ مَاعِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلٰى صَاحِبِهَا)) [مسلم]

''جس ''عمریٰ'' کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز قرار دیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ کہے: یہ تیرے اور تیرے خاندان والوں کے لئے ہے۔ اگر اس طرح کہے کہ جب تک تو زندہ رہے اس وقت تک تیرے لئے تو وہ اصل مالک کی طرف لوٹ آئے گا۔''

2 رقبیٰ

ایک دوست دوسرے دوست کو کہے: اگر میں تجھ سے پہلے فوت ہوگیا تو میری یہ زمین یا مکان تیرا ہوگا۔ اگر تو پہلے فوت ہوگیا تو تیری یہ زمین یا مکان میرا ہوگا۔'' یا''

اس طرح کہے کہ میری یہ زمین یا مکان تیرے لئے ہے ہم میں سے جو پہلے فوت ہو جائے تو دوسرا اس کا مالک ہوگا۔

رقبیٰ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُرْقِبُوْا مَنْ اَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيْلُ الْمِيْرَاثِ)) [مسند احمد]

''رقبیٰ کے طور پر کوئی چیز نہ دو۔ اگر کسی نے رقبیٰ کے طور پر کوئی چیز دی تو اس میں وراثت نافذ ہو جائے گی۔''

نوٹ: رقبیٰ کرنا منع ہے البتہ اگر کوئی رقبیٰ کے انداز میں ہبہ کر دے تو جمہور علما کے نزدیک اس کے احکام ''عمریٰ'' والے ہوں گے۔

3 ھبہ:

کسی عاقل و بالغ کا اپنا مال کسی کو بطور نیکی دے دینا ''ھبہ'' کہلاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَهَادُوْا تَحَابُّوْا وَتَصَافَحُوْا يَذْهَبِ الْغِلُّ عَنْكُمْ))

[ابن عساکر بسند حسن]

''ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو اس سے باہم محبت بڑھتی ہے اور مصافحہ کیا کرو اس سے دلوں کا بغض ختم ہوتا ہے۔''

ھبہ کے احکام:

① ھبہ کر کے واپس لینا حرام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهٖ))[بخاری و مسلم]

''ھبہ کر کے واپس لینے والا اس کی طرح ہے جو قے کر کے دوبارہ چاٹ

لیتا ہے۔"

البتہ باپ اپنی اولاد کو ہبہ کر کے واپس لے سکتا ہے۔ [جامع ترمذی]

② اولاد میں ہبہ کرتے وقت مساوات کرنی چاہیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا فِي اَوْلَادِكُمْ)) [بخاری ومسلم]

"اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔"

③ ہدیہ قبول کرنا چاہیے اور اس کا بدلہ بھی دینا چاہیے۔

((كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا))[بخاری]

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور اس پر بدلہ بھی دیتے تھے۔"

④ وقف:

کسی چیز کے اصل کو بیع، وراثت اور ہبہ سے روک دینا اور اس کی آمدن کو فی سبیل اللہ متعین کر دینے کو "وقف" کہتے ہیں۔ اس کے لئے شرط یہ ہے کہ وقف کرنے والا عاقل و بالغ ہو اور اس چیز کا مالک ہو نیز نیک کام کے لئے وقف کرے اور وقف کی جانے والی چیز ایسی ہو کہ آمدنی حاصل کرنے کے بعد بھی باقی رہے جیسے زمین و مکان وغیرہ اگر استعمال کرنے سے وہ ختم ہو جائے تو وہ وقف نہیں بلکہ صدقہ کہلاتی ہے مثلاً کھانا وغیرہ۔

1 اقالہ:

اقالہ سے مراد سودا واپس کرنا یعنی بیع پختہ ہونے کے بعد فروخت کرنے والا یا بیچنے والا اپنی بیع پر نادم ہو اور واپس کرنا چاہتا ہو تو دوسرے فریق کو مجبور نہیں کیا جاسکتا البتہ اگر وہ بیع ختم کر کے سودا واپس کرے تو اس کے لئے بہت اجر و ثواب ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا بَيْعَتَهُ اَقَالَ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ)) [سنن ابی داؤد، ابن ماجہ]

''جو مسلمان کی بیع واپس کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی خطائیں معاف فرما دے گا۔''

2 جعالہ:

وہ مال جو کسی کام کے کرنے پر بطور انعام دیا جائے اس کے لئے شرط یہ ہے کہ کام کی نوعیت اور انعام کی تعیین ہو۔ مثلاً کوئی شخص کہے: جو وراثت کے موضوع پر کتاب لکھے گا میں اسے (10000) روپیہ انعام دوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ﴾ [۱۲/ یوسف: ۷۲]

''جو پیالہ لائے گا اس کو ایک اونٹ کے وزن اٹھانے کے برابر غلہ ملے گا۔''

3 حوالہ:

ایک شخص کے ذمے سے قرض تبدیل کر کے دوسرے کے ذمے کر دینا ''حوالہ''

کہلاتا ہے۔ اس کے جواز کی شرط یہ ہے کہ حوالہ کرنیوالا اور جس کے ذمے کیا جارہا ہے دونوں راضی ہوں اور قرض کی قسم اور ادائیگی، وقت کی تعیین ہو مثلاً نعمان نے حمران سے (5000) روپیہ لینا ہے اور حمران نے ذکوان سے (5000) روپیہ لینا ہے۔ تو حمران اپنے قرض خواہ نعمان کو کہتا ہے میں نے جو (5000) روپیہ ذکوان سے لینا ہے وہ تم وصول کر لینا اور دونوں کے روبرو اقرار کرادیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا أُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيئٍ فَلْيَتْبَعْ))

[بخاری ومسلم]

''غنی آدمی کا (قرض کی ادائیگی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ جب تم میں سے کسی (کے قرض کو) غنی کے حوالے کیا جائے تو وہ اسے قبول کر لے۔''

1 عاریت:

کسی کو کوئی چیز عاریتاً فائدہ اٹھانے کے لئے دینا ''عاریت'' کہلاتا ہے۔ اگر عاریتاً واپسی کی ضمانت پر دی ہو تو تلف یا نقصان ہونے کی صورت میں وہ ذمہ دار ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی شُرُوْطِهِمْ)) [سنن ابی داوٗد۔ مستدرک حاکم]

''مسلمان اپنی طے شدہ شرطوں کے پابند ہوتے ہیں۔''

اگر عاریتاً دیتے وقت کوئی شرط طے نہیں ہوئی اور باوجود حفاظت کے وہ چیز ضائع ہو جائے تو اس کی ادائیگی ضروری نہیں۔ البتہ جان بوجھ کر یا غفلت سے ضائع ہو جائے تو اس کی مثل یا قیمت دینا لازمی ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَی الْیَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰی تُؤَدِّیَهُ)) [سنن ابی داوٗد، ترمذی]

''ہاتھ نے جو چیز وصول کی ہے وہ اس کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔''

2 لقطہ:

راستہ میں گری پڑی کوئی چیز ملے جو کسی کی ملکیت میں نہ ہو اسے ''لقطہ'' کہتے ہیں۔ اگر وہ معمولی چیز ہو جس سے اس کا مالک بے نیازی اختیار کرے تو وہ اسی وقت اپنے استعمال میں لائی جا سکتی ہے اگر وہ قیمتی ہو تو اٹھانے والے کو سال بھر اعلان کرنا چاہیے۔ اگر مالک مل جائے تو اسے ادا کر دے ورنہ اس نیت سے خود استعمال کر لے یا

صدقہ کردے کہ مالک آ گیا تو اس کو ادا کروں گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنُكَ)) [بخاری ومسلم]

''اس (لقطہ) کی تھیلی اور بندھن کی پہچان رکھ پھر ایک سال تک اعلان کرتا رہ اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے دے دے ورنہ اسے اپنے کام میں لگا لے۔''

3 لقیط:

کسی جگہ پھینکا ہوا ایسا بچہ مل جائے جس کا نسب معروف نہ ہو اور اس کا کوئی وارث بھی نہ بنتا ہو اسے ''لقیط'' کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے کوئی صاحب حیثیت شخص اسے حاصل کر لے اور اس کی تربیت و کفالت کرے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى﴾ [۵/المائدہ:۲]

''اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کیا کرو۔''

خاتمہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَیُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ إِلَّا طَیِّبًا وإِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ: ﴿ یٰٓاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ط إِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ط﴾ [۲۳/المؤمنون:۵۱] وَقَالَ ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾ [۲/البقرۃ:۱۷۲] ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ إِلَى السَّمَاءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى یُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ))

[صحیح مسلم: کتاب الزکوٰۃ]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ’’اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے (صفات و حدوث اور سمات نقص و زوال سے) اور نہیں قبول کرتا مگر پاک مال کو (یعنی حلال کو) اور اللہ پاک نے مؤمنوں کو وہی حکم کیا جو مرسلین کو حکم کیا اور فرمایا: اے رسولو! کھاؤ پاکیزہ چیزیں اور نیک عمل کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔ اور فرمایا: اے ایمان والو کھاؤ پاک چیزیں جو ہم نے تم کو دیں۔ پھر ذکر کیا ایسے مرد کا جو کہ لمبے لمبے سفر کرتا ہے اور گرد و غبار میں بھرا ہے اور پھر ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے: اے رب! اے رب! حالانکہ کھانا اس کا حرام اور پینا اس کا حرام، لباس اس کا حرام اور غذا اس کی حرام ہے پھر اس کی دُعا کیوں کر قبول ہو۔